



سوال

(462) رخسار کے بال داڑھی میں شامل ہیں کہ نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

منجہ آباد سے محمد باقر دریافت کرتے ہیں کہ داڑھی کے بال جو رخساروں کے اوپر نمودار ہوتے ہیں اور بعض اوقات آنکھوں تک پہنچ کر تکلیف کا باعث بنتے ہیں کیا اس قسم کے بال بھی داڑھی کا حصہ ہیں یا نہیں؟ شرعی طور پر انہیں کاٹنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی رکھنا ایک اسلامی شعار اور مردوں کے لیے باعث زینت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ثابت ہے کہ اسے مطلق طور پر چھوڑ دیا جائے اور اس کے طول و عرض سے تراش و خراش کرتے ہوئے کچھ تعرض نہ کیا جائے دارھی کے متعلق مختلف احادیث مروی ہیں (1) مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ (صحیح بخاری)

(2) مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو چھوڑ دو اس سلسلہ میں آتش پرست مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (صحیح مسلم)

(3) اپنی مونچھوں کو چھوڑنا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

ان احادیث کا تقاضا یہی ہے کہ مشرکین بے دین لوگوں پرستوں اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرتے ہوئے داڑھی بڑھنا اور مونچھیں پست کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں پست کرنے کو امور فطرت سے شمار کیا ہے لہذا اس داڑھی کو اپنی حالت پر رہنے دیا جائے لغوی لحاظ سے بھی "حیۃ" کی تعریف یہ ہے کہ وہ بال جو رخساروں اور ٹھوڑی پر اگے ہوں انہیں داڑھی کہا جاتا ہے چنانچہ المعجم الوسیط میں باسن الفاظ اس کی تعریف کی گئی ہے۔ "شعر الخدین والذقن" رخساروں اور ٹھوڑی کے بال داڑھی کہلاتے ہیں اس لیے رخساروں پر لگنے والے بال بھی داڑھی کا حصہ ہیں جن کا کاٹنا جائز نہیں صورت مسئولہ میں اگر رخساروں کے بال واقعی آنکھوں کے لیے باعث تکلیف ہیں (اگرچہ یہ صورت ابھی تک ہمارے مشاہدہ میں نہیں آئی) تو انہیں کاٹنا جاسکتا ہے کیوں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ دین کے معاملہ میں تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا۔ (الحج)

یاد رہے کہ مجبوری کے وقت اس گجائش کو اپنے فیشن کی تکمیل کے لیے بطور بہانہ استعمال نہ کیا جائے۔



هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 1 صفحہ: 466